## سوال

(55) قیمت کھال قربانی کیلۓ اپنے مصرف میں لانا چاہیے یا نہیں؟

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں۔ علماء دین اس مسئلہ میں کہ قیمت کھال قربانی کیلۓ اپنے مصرف میں لانا چاہیے یا نہیں؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قیمت کھال قربانی کی اپنے مصرف میں ہر گزنہ لانا چاہیے۔ یہ فقراء اور مساکین کا حق ہے۔ بلکہ اس میں سے قصاب کو اجرت بھی نہیں دینی چاہیے۔ واللہ اعلم۔۔۔

(حررہ سید ابوالحسن عفی عنہ) (سید محمد نزیر حسین)

ہوالمفق۔ کھال قربانی کیقیمت اپنے مصرف میں لانا ہر گز جائز نہیں ہے بلکہ ایک ضعیف حدیث میں آیا ہے۔ کہ جو شخص قربانی کی کھال کو فروخت کرے گا۔ (یعنی اپنے مصرف میں لانے کیلیۓ) تو اس شخص کی قربانی ہی نہیں۔ درایہ تخریج ہدایہ میں ہے۔

حدیث من باع جلد اضحیة فلا اضحیة لہ الحاکم والبیھقیمن حدیث ابی ہریرة بھذا

اوروہ الحکم فی تفسیر سورة الحج درایہ کے حاشیہ میں ہے۔

اي صحیح الحاکم و صحیح لکن فیہ عبداللہ بن عباس قال الذہبی فی مختصرہ ضعفہ

ابو داؤد وا نتہی ہاں قربانی کی کھال کو بغیر فروخت کےاپنے مصرف میں لانا ہر طرح درست و جائز ہے۔ مثلا اس کا بسترا بنانا اورمشک اور ڈول بنوانا اوراپنے مصرف میں لانا بلاشبہ درست وجائزہے۔ منتقی میں ہے۔ (رواہ احمد۔کتبہ محمد عبدالرحمٰن المبارک فوری عفا عنہ۔) (فتاویٰ نزیریہ جلد 2ص 443-444)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

**فتاویٰ علمائے حدیث**

**جلد13ص153**

**محدث فتویٰ**